99870 ـ ضرر كى حالت ميں طلاق طلب كرنا

سوال

پہلے خاوند سے عليحدگى كے بعد ميرے چچا كے بيٹے نے مجھے كہا كہ ميں اس كے ساتھ شادى پر راضى ہو جاؤں جب بھى حالات بنے شادى كر لى جائے، وہ مجھے كہنے لگا ميں تمہيں كسى اور كے پاس جانے كى اجازت نہيں دونگا، اس كے علاوہ اور بھى بہت سے باتيں كيں جن ميں اس نے اپنى محبت كا اظہار كيا اور اپنى بيوى كے ساتھ مشكلات بھى ظاہر كيں جو اس سے تقريبا تيس برس بڑى ہے.
بارہ برس تك وہ ميرا پيچھا كرتا رہا اور مجھے شادى كا كہتا رہا، اور بارہ برس كے بعد رشتہ مانگا اور شادى ہو گئى اتفاق يہ ہوا كہ وہ اللہ كى رضا كے ليے دونوں بيويوں ميں عدل و انصاف سے كام لے اور پہلى بيوى كے بارہ ميں كوتاہى سے كام نہيں لے گا اور اسے تنگ نہيں كريگا.
ميں نے اپنے كچھ حقوق اسے چھوڑ ديے تا كہ وہ ندامت و تنگى محسوس نہ كرے، وہ ہميشہ مجھے دعائيں ديتا كيونكہ ميں اس كا ہر حالت ميں ساتھ ديتى تا كہ ايك سے زائد بيويوں والے اشخاص كى طرح مشكلات كا شكار نہ ہو، شادى كے پہلے ماہ ہى ميں حاملہ ہو گئى اور شادى كے تين ماہ بعد بغير كسى سبب كے خاوند نے ميرے بستر كو چھوڑ ديا اور ميرے پاس گھر بھى نہيں آتا تھا كيونكہ ميں اپنے ميكے رہتى تھى...
وہ كہنے لگا: اسے ميرے چہرہ كو ديكھنے كى استطاعت نہيں، اور ميرے بارہ ميں وہ كوئى رغبت محسوس نہيں كرتا اور ہمارے گھر آنے سے كترانے لگا كہ كہيں طلاق وغيرہ جيسا معاملہ پيشن نہ آ جائے اور ميں حاملہ بھى تھى....
جب بھى اسے ميرى ياد آتى تو وہ تنگى محسوس كرتا.. اس نے مجھ سے وعدہ كيا كہ وہ كسى عالم دين كے پاس جائيگا جو دم كر علاج كرتا ہے، حتى كہ دو دو مہينے اور تين مہينے تك ميں اس كى شكل بھى نہ ديكھ پاتى اور وہ بھى صرف پانچ منٹ كے ليے يا پھر صرف ٹيلى فون پر ہى بات ہوتى.
اس كے باوجود ميں نے صبر سے كام ليا اور اسے تنگ نہيں كيا.... تين برس تك يہى معاملہ رہا اور كوئى تبديلى نہ ہوئى اور مجھے سوائے رسوائى و تذليل كے كچھ حاصل نہ ہوا ميرے دل ميں تنگى اور نفرت و انكار پيدا ہو گيا ہے مجھے بتائيں كہ ميں كيا كروں ؟
كيا ميں اس سے طلاق طلب كر لوں يا كہ ايسے ہى رہوں ہو سكتا ہے سال گزرنے كے ساتھ تبديلى پيدا ہو جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شريعت اسلاميہ نے بغير كسى حاجت و ضرورت اورتنگى كے طلاق كا مطالبہ كرنے سے منع فرمايا ہے حديث ميں اس كى بہت سخت ممانعت پائى جاتى ہے.

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی ضرورت و تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الباس: کا معنی شدت و تنگی اور ایسا سبب جس کی بنا پر طلاق طلب کی جا سکتی ہو اور علیحدگی پر مجبور ہونا پڑے.

اس لیے بغیر کسی تنگی و ضرور ت کے عورت کا طلاق طلب کرنا حرام ہے، بلکہ بعض علماء کرام نے ت واسے کبیرہ گناہ میں شمار کیا ہے جیسا کہ ابن حجر الھیتمی نے " الزواجر " میں بیان کیا ہے.

مندرجہ بالا حدیث سے یہ سمجھ آتی ہے کہ اگر کوئی تنگی ہو اور عورت کو خاوند کے ساتھ رہنے میں ضرر و نقصان ہو تو وہ طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے.

اس بنا پر اگر تو معاملہ بالکل وہی ہے جو آپ بیان کر رہی ہیں کہ خاوند نے آپ کو چھوڑ رکھا ہے اور تین برس ہو گئے آپ کے حقوق ادا نہیں کر رہا تو آپ کے لیے طلاق طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں.

لیکن افضل و بہتر یہی ہے کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں اور اپنی خاوند کہیں کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کا کوئی حل نکالے اور اپنا علاج کرائے امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے شفا دے اور معاملات صحیح ہو جائیں.

لیکن اگر آپ دیکھیں کہ معاملات جوں کے توں ہیں اور کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور آپ کو امید ہو کہ اگر وہ طلاق دے دے تو آپ کہیں اور شادی کر سکتی ہیں تو اس صورت میں طلاق میں ہی خیر و بھلائی ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ علیحدہ ہو جائیں تو اللہ سبحانہ و تعالی دونوں کو اپنی وسعت سے غنی کر دیگا، اور اللہ تعالی وسعت والا حکمت والا ہے النساء (130).

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ جب بھی خاوند آپ کو یاد کرتا ہے تو آپ سے نفرت کرتا اور تنگی محسوس کرتا ہے، ہو سکتا ہے اس کا سبب جادو کا اثر ہو، اس لیے اسے شرعی دم اور دعائیں استعمال کر کے علاج کرنا چاہیے، یا پھر وہ کسی نیک و صالح شخص کے پاس جائے جو شرعی دم کرتا ہو.

مزید آپ سوال نمبر (11290) اور (12918) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .